محترم خالد مسعود خان

ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی

ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی
ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی
چاچا شیدا ماچس لایا
فیکا چلبا لے کر آیا
جیکب آباد کا سندھی بابا
دانے بیچ کے پیسے لایا
کڑچھا لایا بخشو تایا
نیا معاوضہ کھیر پکانے
شہر سے آیا بھولا نائی
ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی
جیرا، پھتا، نورا، گاماں
پنڈ کے چودھری صاحب کا کاماں
دتے کے دونکے خالو
اور طیفے کا وڈا ماماں
اپنے گھر سے لے کر آئے
چاول چینی دودھ ملائی
ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی
پنڈ کے نمبردار سے لک کر
تھوڑا جھک کے تھوڑا رک کر
امریکی تمبو والوں سے
محمد حسین نے قرضہ چک کر
پتل والی دیگ منگائی
ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی
جب بھی کھیر پکی بس اودوں
ڈاکو، چور، اچکے آ گئے
ان کے سارے ای سکے آ گئے
مفت بروں کو کھیر ملی اور
ساڈے حصے دھکے آ گئے
روز دھاڑی کے اس کھیل سے
ہم تو اکے تنگے آ گئے
خوشی خوشی جو گھر سے نکلے
واپس کلے کلے آ گئے
پنڈ نے دتی لکھ دھائی
ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی
ٹوٹ بٹوٹ پکاتا رہ گیا
ڈاکو ٹولا کھاتا رہ گیا
دوجے والے بوہتا کھا گئے
ہر کوئی کھپ مچاتا رہ گیا
اپنے اپنے نمبر لا کر
آتارہ گیا جاتا رہ گیا
اپنی اپنی واری اندر
سب نے رج کے انھ مچائی
ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی
ٹانگو، ٹھک، قصائی آیا
ڈیڑھ کی تھاں پر ڈھائی آیا
بہن کے پچھے بھائی آیا
سانگھڑ کے نیڑے تیڑے بنے
زر والا بلوائی آیا
امبر سر سے لوہیا کٹ اور
کشمیری حلوائی آیا
سب نے آ کر لوٹ مچائی
قرضہ لے کر کھا گئے ساری
تیری میری نیک کمائی
ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی
چکر یونہی چلتا رہتا
بیبابتو کو ملتا رہتا
ہر کوئی گھر میں جلتا رہتا
مفت بروں کا سانجھا ٹولا
سینے پر مونگ دلتا رہتا
رب ولوں جو شامت آئی
ہر بندے کے گاٹے لگ گئے
ہر پاسے کی اڈے پھاہی
اگے پچھے کھبے سجے
روز دھاڑے نت لڑائی
خلقت نے پھر لکھ سمجھایا
اس نے منی بات نہ کائی